صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 34

منگل 23۔اگست 2016ء

روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

منگل 23۔اگست 2016ء 19 ذیقعد 1437 ہجری 23 ظہور 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 192

حمد شکر کا سرچشمہ ہے

حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

حمد شکر کا سرچشمہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی حمد نہیں کی اس نے اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کیا۔

(مشکوٰۃ کتاب الدعوات باب ثواب التسبیح حدیث نمبر:2199)

جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری، کارکنان جلسہ کا شکریہ، میڈیا کوریج اور مہمانوں کے تاثرات

جلسہ سالانہ محبت، امن اور حقیقی بھائی چارہ کی بہت بڑی مثال ہے، تاثرات

کوشش کریں کہ جلسہ کے روحانی ماحول، کیفیت اور پُر اثر باتوں کو اپنی زندگیوں کا ہمیشہ حصہ بنانے والے ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 19/اگست 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19/اگست 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے آغاز میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ہفتہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔اور باوجود کئی تحفظات کے، سب سے زیادہ فکر دنیا کے حالات کی وجہ سے جلسہ کے انعقاد کی تھی، نہایت احسن رنگ میں تین دن گزرے اور جلسہ کا اختتام ہوا۔اللہ تعالیٰ آئندہ بھی جماعت کو ہر قسم کی پریشانیوں اور شرور سے محفوظ رکھے۔آمین

فرمایا: جلسہ کا روحانی ماحول، کیفیت اور جن باتوں نے ہم پر اثر کیا ہے ہم ان کو اپنی زندگیوں کا ہمیشہ حصہ بنانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ ان افضال کی بارش اور حضرت مسیح موعود کو دی گئیں خوشخبریوں کو ہماری زندگی کا حصہ بننے سے محروم نہ کر دینا۔اللہ کرے کہ ہم اس کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اللہ کے فضلوں کے مورد بنتے رہیں۔فرمایا: خدام اطفال انصار بڑے اخلاص سے وقار عمل کرتے ہیں اور جلسے کی ڈیوٹیاں بھی دیتے ہیں۔خلیفہ وقت کی موجودگی کے سبب برطانیہ کا جلسہ انٹرنیشنل جلسہ ہو گیا ہے۔اس دفعہ امریکہ اور کینیڈا کے رضا کاروں کے لحاظ سے بھی جلسہ کی بین الاقوامی حیثیت ہو گئی ہے۔ان خدام نے بھی بہتر منصوبہ بندی۔محنت اور جذبے سے کام کیا۔حضور انور نے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے کارکنانِ جلسہ اور جلسہ کے ماحول کے بارے میں خوشکن تاثرات بھی بیان فرمائے۔جن میں سیاستدان وزراء اور عمائدین بھی تھے۔بینن کے وزیر دفاع کہتے ہیں: یہاں امن اور محبت کے سفیروں سے ملنے کا موقع ملا۔جلسہ سالانہ حقیقی بھائی چارہ کی بہت بڑی مثال ہے۔ ہر بچہ، بڑا، بوڑھا قربانی کر کے دوسرے کا خیال رکھتا ہے۔سب سے بڑی بات سیکیورٹی کا مؤثر اور اعلیٰ انتظام ہے۔بینن کے جرنلسٹ نے کہا: اس جلسہ کے اعلیٰ انتظامات دنیا کے کسی بھی بڑے اجتماع میں نہیں ملتے۔MTA کے انتظامات بھی بہت اعلیٰ تھے۔UNO میں بھی اتنی زبانوں میں Live تراجم نہیں ہوتے۔

حضور انور نے مزید درج ذیل تاثرات پیش فرمائے۔کانگو کے صوبائی اٹارنی جنرل نے کہا کہ جلسہ کے کارکن ایک جسم ہو گئے اور ناممکن کو ممکن کر دیا۔جنگل کو شہر بنا کر ہر ممکن سہولت مہیا کر دی۔ان رضا کاروں میں 3 سال سے 80 سال تک کے کارکن تھے۔نائیجیر کے صدارتی مشیر برائے مذہبی امور کہتے ہیں کہ ایسا روحانی منظر کبھی نہیں دیکھا جلسہ کے دوران آسمان سے نور اترتا محسوس ہوا۔ایک جاپانی دوست کہتے ہیں کہ احمدی بچوں اور نوجوانوں کا جذبہ خدمت قابل تحسین ہے۔خصوصاً بچوں کی پُرجوش شمولیت بتاتی ہے کہ احمدیت کا حال اور مستقبل روشن ہے۔یوگنڈا کے وائس پریذیڈنٹ کارکنان کے رضا کارانہ طور پر بغیر معاوضہ کام کرنے پر حیران و پریشان تھے۔رشین ڈاکٹر صاحبہ کہتی ہیں کہ جلسہ میں شمولیت ناقابل فراموش تجربہ ثابت ہوا۔آئس لینڈ کے ایک مہمان کہتے ہیں کہ دنیا کے ہر کنارے سے آئے ہوئے کثیر تعداد میں افراد کو مل جل کر امن سے رہتے دیکھ کر دل پر اثر ہوا۔جاپان کے پروفیسر کہتے ہیں۔اقوام متحدہ میں ہر ملک کا سفیر اپنے مطالبات رکھتا ہے لیکن جلسہ کے آخری خطاب میں تو ساری دنیا کی بات ہوئی جو جلسہ کو اقوام متحدہ سے امتیاز بخشتی ہے۔

حضور انور نے جلسہ کی خبر اور جماعت احمدیہ کا پیار اور امن کا پیغام دنیا میں پہنچنے سے متعلق پریس اینڈ میڈیا سیکشن کی رپورٹ کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے فرمایا۔اخبارات کے پرنٹ اور آن لائن ایڈیشن، ریڈیو، ٹی وی اور سوشل میڈیا کے ذریعہ 135 ملین افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔اگر 20% فیصد لوگوں نے بھی پڑھا اور دیکھا ہو تو بھی 18 ملین تعداد بنتی ہے۔جو گزشتہ سالوں سے زیادہ ہے۔حضور انور نے MTA افریقہ کی جلسہ کی خصوصی نشریات کا تذکرہ کرتے ہوئے افریقن ممالک میں جلسہ کی نشریات اور لوگوں کے نیک تاثرات پیش فرمائے۔فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا دائرہ وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے ہمارا بھی شکر گزاری کا دائرہ وسیع تر ہوتا چلا جانا چاہئے تاکہ لا زید نکم کے وارث بنیں۔شاملین جلسہ اور ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے آخر پر انتظامیہ کو سکیننگ، پارکنگ اور سیکیورٹی میں رہ جانے والی کمیوں کو سامنے رکھتے ہوئے آئندہ کے لئے ابھی سے بہتر منصوبہ بندی کرنے کی ہدایت فرمائی۔

40 نفلی روزوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 7۔اکتوبر 2011ء کو دعاؤں اور عبادات کے ساتھ ساتھ نفلی روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی تھی۔حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ 12 فروری 2016ء کے خطبہ جمعہ میں چالیس نفلی روزوں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔

”چند سال ہوئے مَیں نے بھی کہا تھا کہ جماعت کو روزے رکھنے چاہئیں اور جماعت میں ابھی تک بعض ایسے ہیں جو اس پر قائم ہیں اور روزے رکھتے ہیں۔کم از کم اب ہمیں چاہئے کہ چالیس روزے ہفتہ وار ہی رکھیں۔یعنی چالیس ہفتوں تک خاص طور پر روزے رکھیں، دعائیں کریں، نفل ادا کریں اور صدقات دیں۔کیونکہ بعض جگہ جماعت کے جو حالات ہیں ان میں بہت زیادہ سختی اور شدت آتی جا رہی ہے۔جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلّائیں گے تو جس طرح بچے کے رونے سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے، آسمان سے ہمارے رب کی نصرت ...... نازل ہوگی اور وہ روکیں اور مشکلیں جو ہمارے راستے میں ہیں وہ دُور ہو جائیں گی۔“

(روزنامہ الفضل 22 مارچ 2016ء)

ورکشاپ

نظارت تعلیم کے تحت Kitchen Gardening کے موضوع پر ایک ورکشاپ مورخہ 29 تا 31/اگست 2016ء منعقد ہو رہی ہے۔اس ورکشاپ میں شمولیت کے خواہشمند طلبہ وطالبات اپنی رجسٹریشن درج ذیل ای میل ایڈریس پر کروالیں۔رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 27/اگست 2016ء ہے۔رجسٹریشن کروانے کیلئے کوائف نام، ایڈریس، فون نمبر اور ای میل درکار ہیں۔

فون نمبر: 0476212473
موبائل: 03339791321
Email:registration@njc.edu.pk

(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

یہ جماعتی عہدیداران کے انتخاب کا سال ہے۔اب اکثر جگہوں پر انتخاب ہو چکے ہیں ملکوں میں بھی اور مقامی جماعتوں میں بھی۔ امراء، صدران و دیگر عہدیداران و مربیان کے لئے نہایت اہم ہدایات

اگر شعبہ تربیت فعال ہو جائے تو بہت سے دوسرے شعبوں کے کام خود بخود ہو جاتے ہیں

تربیت کا کام پہلے اپنے گھر سے شروع کریں اور یہ گھر صرف سیکرٹری تربیت کا گھر نہیں ہے بلکہ عاملہ کے ہر ممبر کا گھر ہے اور مجلس عاملہ سب سے بڑھ کر ہے کہ وہ اپنی تربیت کرے۔ امیر جماعت، صدر جماعت اور سیکرٹری تربیت جو بھی پروگرام بناتے ہیں ان کو سب سے پہلے اپنی عاملہ کو دیکھنا چاہئے کہ وہ ان پروگراموں پر عمل کر رہی ہے کہ نہیں۔ خدا تعالیٰ کے جو بنیادی احکام ہیں اور انسان کی پیدائش کا جو مقصد ہے اسے عاملہ کے ممبران پورا کر رہے ہیں؟

امراء، صدران، عہدیداران اپنی نمازوں کی حفاظت کر کے اس کے قیام اور باجماعت ادائیگی کی بھرپور کوشش کریں۔ ہمارے ہر عہدیدار میں نماز باجماعت کی ادائیگی کا احساس ہونا چاہئے ورنہ امانتوں کا حق ادا کرنے والے نہیں ہوں گے جس کی قرآن کریم میں بار بار تلقین کی گئی ہے

اپنے اپنے دائرہ کار کو سمجھنے کے لئے عہدیداران کے لئے ضروری ہے کہ قواعد و ضوابط کو پڑھیں اور سمجھیں۔ پھر ایک خصوصیت عہدیداران کی یہ بھی ہونی چاہئے کہ وہ ماتحتوں سے حسن سلوک کریں

کسی کے دل میں یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ میرا تجربہ اور میرا علم جماعت کے کاموں کو چلا رہا ہے، یا میرا تجربہ اور علم جماعت کے کاموں کو چلا سکتا ہے۔ جماعت کے کاموں کو خدا تعالیٰ کا فضل چلا رہا ہے

عہدیداروں کی اور خاص طور پر امراء، صدران اور تربیت کے شعبوں اور فیصلہ کرنے والے اداروں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کیلئے آسانیاں پیدا کرنے کے طریق سوچیں۔ لیکن یہ بھی خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے اندر رہتے ہوئے یہ طریق اختیار کرنے ہیں

موصیان کو پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہئے کہ اپنے چندے کی باقاعدہ ادائیگی اور اس کا حساب رکھنا ہر موصی کی اپنی ذمہ داری ہے۔ لیکن مرکزی دفتر اور متعلقہ سیکرٹریان کا بھی کام ہے کہ ہر موصی کا حساب مکمل رکھیں اور جب ضرورت ہو انہیں یاددہانی بھی کروائیں کہ ان کے چندے کی کیا صورتحال ہے؟ ملکی جماعت کا کام ہے کہ مقامی جماعتوں کے سیکرٹریان کو فعال کریں اور ہر موصی ان کے رابطے میں ہو

محترمہ صاحبزادی طاہرہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی وفات۔ مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 جولائی 2016ء بمطابق 15 وفا 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

کچھ عرصہ پہلے مَیں ایک خطبہ میں ذکر کر چکا ہوں کہ یہ جماعتی عہدیداران کے انتخاب کا سال ہے۔ اب اکثر جگہوں پر انتخاب ہو چکے ہیں ملکوں میں بھی اور مقامی جماعتوں میں بھی اور نئے عہدیداروں نے اپنا کام سنبھال لیا ہے۔ عہدیداروں میں بعض جگہوں پر بعض امراء، صدران اور دوسرے عہدیدار نئے منتخب ہوئے ہیں لیکن بہت سی جگہوں پر پہلے سے کام کرنے والوں کا ہی دوبارہ انتخاب کیا گیا ہے۔ نئے آنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ کا جہاں شکر ادا کرنا چاہئے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے جماعت کی خدمت کے لئے چنا وہاں عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس امانت کا حق ادا کرنے کی توفیق دے جو اُن کے سپرد کی گئی ہے۔ اسی طرح جو عہدیدار دوبارہ منتخب ہوئے ہیں وہ بھی جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ خدمت کی توفیق دی وہاں اللہ تعالیٰ سے یہ عاجزانہ دعا بھی مانگیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ ان امانتوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور گزشتہ عرصۂ خدمت کے دوران ان سے جو کوتاہیاں، سستیاں اور غفلتیں ہو گئیں جس کی وجہ سے ان کے سپرد کی گئی امانتوں کا حق ادا نہیں کیا گیا یا حق ادا نہیں ہو سکا اللہ تعالیٰ ایک تو اس سے صَرفِ نظر فرمائے اور پھر اپنا فضل فرماتے ہوئے اس نے آئندہ تین سال کے لئے جو دوبارہ خدمت کا موقع عطا فرمایا ہے اور جو امانتیں اس کے سپرد کی ہیں ان میں آئندہ سستیاں اور کوتاہیاں اور غفلتیں نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ ان امانتوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ جماعتی خدمت کو کوئی معمولی خدمت نہیں سمجھنا چاہئے۔ سرسری طور پر نہیں لینا چاہئے۔ ہم میں سے ہر ایک نے چاہے وہ عہدیدار ہے یا ایک عام احمدی ہے اس نے یہ عہد کیا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے گا اور جب ایک شخص دین کی خدمت یا بحیثیت عہدیدار کسی خدمت کے کرنے کو قبول کرتا ہے یا اس خدمت پر مامور کیا جاتا ہے تو اس پر دوسروں سے زیادہ بڑھ کر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے عہد کو پورا کرے اور یاد رکھے کہ یہ عہد اس نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے عہدوں کو پورا کرنے کا کئی جگہ قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ نے یہ

بڑا واضح فرمایا ہے کہ تمہارے سپرد کی گئی امانتیں جن کو تم قبول کرتے ہو تمہارے عہد ہیں پس اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کو پورا کرو۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قول کے سچے اور تقویٰ پر چلنے والوں کی یہ نشانی بتائی ہے کہ (-) (البقرۃ:178) یعنی اپنے عہد کو جب کوئی عہد کرلیں پورا کرنے والے ہیں۔

پس یہ خاص طور پر اُن لوگوں کا ایک بنیادی امتیاز ہونا چاہئے جو جماعتی کاموں کی ذمہ داری سنبھالتے ہیں کہ وہ ہمیشہ سچائی پر قائم رہتے ہوئے اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھاتے ہوئے اپنے کام سرانجام دیں۔ اگر ان کے سچائی کے معیار میں ذرا سا بھی جھول ہے، کمی ہے، اگر ان کے تقویٰ کے معیار ایک عام فرد جماعت کے لئے نمونہ نہیں تو وہ اپنے عہد، اپنے عہدے، اپنی امانت کے حق کو ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔

پس امراء، صدران سب سے پہلے اپنی عاملہ کے سامنے بھی اور افراد جماعت کے سامنے بھی اپنے نمونے قائم کریں۔

سیکرٹریان تربیت ہیں جن کے سپرد تربیت کا کام ہے اور تربیت کا کام اسی وقت صحیح رنگ میں ہوسکتا ہے جب نمونے قائم ہوں۔ جو کام کرنے والا ہے، جس کی ذمہ داری ہے، دوسروں کو نصیحت کرنے والا ہے تو خود بھی ان کاموں پر عمل کرنے والا ہو۔ پس سیکرٹریان تربیت بھی افراد جماعت کے سامنے اپنے نمونے قائم کریں کہ جماعت کی تربیت کی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے۔

میں کئی موقعوں پر ذکر کر چکا ہوں کہ اگر شعبہ تربیت فعال ہو جائے تو بہت سے دوسرے شعبوں کے کام خود بخود ہو جاتے ہیں۔ جتنا افرادِ جماعت کی تربیت کا معیار اونچا ہوگا اتنا ہی دوسرے شعبوں کا کام آسان ہوگا۔ مثلاً سیکرٹری مال کا کام آسان ہوگا۔ سیکرٹری امور عامہ کا کام آسان ہوگا۔ سیکرٹری (دعوت الی اللہ) کا کام آسان ہوگا۔ اسی طرح دوسرے شعبوں کا، قضاء کا کام آسان ہوگا۔

میں اکثر مختلف جگہوں پر عاملہ کی میٹنگ میں کہا کرتا ہوں کہ تربیت کا کام پہلے اپنے گھر سے شروع کریں اور یہ گھر صرف سیکرٹری تربیت کا گھر نہیں ہے بلکہ عاملہ کے ہر ممبر کا گھر ہے اور مجلس عاملہ سب سے بڑھ کر ہے کہ وہ اپنی تربیت کرے۔ امیر جماعت، صدر جماعت اور سیکرٹری تربیت جو بھی پروگرام بناتے ہیں ان کو سب سے پہلے اپنی عاملہ کو دیکھنا چاہئے کہ وہ ان پروگراموں پر عمل کر رہی ہے کہ نہیں۔ خدا تعالیٰ کے جو بنیادی احکام ہیں اور انسان کی پیدائش کا جو مقصد ہے اسے عاملہ کے ممبران پورا کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر تقویٰ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق عبادت کا ہے اور اس کے لئے مردوں کو یہ حکم ہے کہ نماز کا قیام کرو اور نمازوں کا قیام باجماعت نماز کی ادائیگی ہے۔ پس امراء، صدران، عہدیداران اپنی نمازوں کی حفاظت کر کے اس کے قیام اور باجماعت ادائیگی کی بھرپور کوشش کریں تو اس سے جہاں ہماری (بیوت) آباد ہوں گی، نماز سینٹر آباد ہوں گے وہاں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی حاصل کرنے والے ہوں گے اور اپنے عملی نمونے سے افراد جماعت کی بھی تربیت کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بھی ہوں گے۔ ان کے کاموں میں آسانیاں بھی پیدا ہوں گی۔ صرف باتیں کرنے والے نہیں ہوں گے۔ پس کام کرنے والے پہلے اپنے جائزے لیں کہ کس حد تک ان کے قول و فعل ایک ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (الصّف:3) یعنی اے مومنو وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''یہ آیت ہی بتلاتی ہے کہ دنیا میں کہہ کر خود نہ کرنے والے بھی موجود تھے اور ہیں اور ہوں گے''۔ فرمایا کہ ''تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کرلو کہ انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی۔''

پھر فرمایا ''یاد رکھو کہ صرف لفاظی اور لسّانی کام نہیں آ سکتی جب تک عمل نہ ہو''۔ اَور ''محض باتیں عنداللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔''

عمل کے علاوہ اگر اور باتیں ہیں تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی کوئی اہمیت نہیں۔

پس حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق کھول کر بتایا کہ ہمارے عمل اور قول میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔ پس اس بات کو سامنے رکھ کر اپنے جائزے لینے والے سب سے زیادہ ہمارے عہدیدار ہونے چاہئیں۔

جہاں فاصلے زیادہ ہیں یا چند گھر ہیں اور (بیت) یا سینٹر کی سہولت موجود نہیں وہاں گھروں میں نمازوں کا اہتمام ہوسکتا ہے اور عملاً یہ مشکل نہیں ہے۔ بہت سے احمدی ہیں جو اس کی پابندی کرتے ہیں۔ ان کے پاس کوئی باقاعدہ خدمت بھی نہیں ہے۔ کسی عاملہ کے ممبر بھی نہیں ہیں لیکن اپنے گھروں میں اردگرد کے احمدیوں کو جمع کر کے نماز باجماعت کا اہتمام کرتے ہیں۔ پس اگر احساس ہو تو سب کچھ ہوسکتا ہے اور ہمارے ہر عہدیدار میں نماز باجماعت کی ادائیگی کا احساس ہونا چاہئے ورنہ امانتوں کا حق ادا کرنے والے نہیں ہوں گے جس کی قرآن کریم میں بار بار تلقین کی گئی ہے۔

پس ہمیشہ عہدیداران کو یہ بات سامنے رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومن کی نشانی ہی یہ بتائی ہے کہ وہ اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھنے والے ہیں۔ ان کی نگرانی کرنے والے ہیں۔ یہ دیکھنے والے ہیں کہ کہیں ہمارے سپرد جو امانتیں کی گئی ہیں اور جو ہم نے خدمت کرنے کا عہد کیا ہے اس میں ہماری طرف سے کوئی کمی اور کوتاہی تو نہیں ہو رہی؟ کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا ہے کہ (-) (بنی اسرائیل:35) کہ ہر عہد کے متعلق ایک نہ ایک دن جواب طلبی ہوگی۔ یہ عبادت تو ایک بنیادی چیز ہے اور یہی انسان کی پیدائش کا مقصد ہے اور اس کا حق تو ہم نے ادا کرنا ہی ہے۔ اس میں سستی تو، خاص طور پر عہدیداروں کی طرف سے بالکل نہیں ہونی چاہئے بلکہ کسی بھی حقیقی مومن کی طرف سے نہیں ہونی چاہئے۔

اس کے علاوہ بھی بعض باتیں ہیں جن کا عہدیداروں کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے اور یہ باتیں لوگوں کے حقوق اور افراد جماعت کے ساتھ عہدیداروں کے رویوں سے تعلق رکھتی ہیں اور اسی طرح یہ باتیں عہدیداروں کے عہدوں سے بھی تعلق رکھتی ہیں۔

کوئی عہدیدار افسر بننے کے تصور سے یا بنائے جانے کے تصور سے کسی خدمت پر مامور نہیں کیا جاتا بلکہ (دین) میں تو عہدیدار کا تصور ہی بالکل مختلف ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔

(کنز العمال کتاب السفر، الفصل الثانی فی آداب السفر، جزء 6 صفحہ 302 حدیث 17513 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

پس ایک عہدیدار کا لوگوں کے معاملے میں اپنی امانت کا حق ادا کرنا اس کا قوم کا خادم بن کر رہنا ہے اور یہ حالت اس وقت پیدا ہوسکتی ہے جب انسان میں قربانی کا مادہ ہو۔ اس میں عاجزی اور انکساری ہو۔ اس کا صبر کا معیار دوسروں سے اونچا ہو۔ بعض دفعہ عہدیداروں کو بعض باتیں بھی سننی پڑتی ہیں۔ اگر سننی پڑیں تو سن لینی چاہئیں۔ اپنا یہ جائزہ تو عہدیدار خود ہی لے سکتے ہیں کہ ان کا برداشت کا یہ پیمانہ کتنا اونچا ہے، کس حد تک ہے اور عاجزی کی حالت ان کی کس حد تک ہے۔ بعض دفعہ ایسے عہدیداران کے معاملات بھی سامنے آجاتے ہیں جن میں برداشت بالکل بھی نہیں ہوتی اور اگر کوئی دوسرا بدتمیزی کر رہا ہے تو یہ بھی تُو تکار شروع کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی عام شخص بدتمیز ہے تو اس سے اسے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس کے اخلاق تو یہی کہیں گے بڑا بداخلاق ہے۔ اس کے اخلاق گرے ہوئے ہیں۔ لیکن جب عہدیدار کے منہ سے غلط الفاظ لوگوں کے سامنے نکلتے ہیں تو عہدیدار کی اپنی عزت اور وقار پر حرف آتا ہے اور ساتھ ہی جماعت کے افراد پر بھی اثر پڑتا ہے۔ جماعت کا جو معیار ہونا چاہئے اور جس معیار پر حضرت مسیح موعود ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں اس میں اگر کہیں بھی ایک بھی ایسی مثال ہو جائے تو جماعت کی بدنامی کا موجب بنتی ہے اور بن سکتی ہے اور یہ مثالیں بعض جگہوں پہ ملتی ہیں۔ (بیوت) میں بھی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں اور یہ باتیں بچوں اور نوجوانوں پر انتہائی برا اثر ڈالتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے اور قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ نے کس طرح ذکر فرمایا ہے۔ ایک جگہ فرمایا کہ (-) (الحشر:10) کہ مومن جو ہیں اپنے دینی بھائیوں کو اپنے نفسوں

پر ترجیح دیتے ہیں۔ یہ مثال انصار نے مہاجرین کے لئے قائم کی۔ اور یہی ایک نمونہ ہے ہمارے لئے۔ یہ نفسوں کو ترجیح دینا تو بڑی دُور کی بات ہے اور بڑی بات ہے، بعض دفعہ تو کسی کا جو حق ہے وہ بھی پوری طرح ادا نہیں کیا جاتا۔ لوگوں کے بعض معاملات عہدیداروں کے پاس یا مرکز میں رپورٹ بھجوانے کے لئے آتے ہیں یا مرکز سے رپورٹ بھجوانے کے لئے بعض معاملات بھیجے جاتے ہیں تو بڑی بے احتیاطی سے معاملے کی رپورٹ دی جاتی ہے۔ صحیح رنگ میں تحقیق نہیں کی جاتی اور رپورٹ بھجوائی جاتی ہے یا معاملے کو اتنا لٹکا دیا جاتا ہے کہ اگر کسی ضرورتمند کی ضرورت پوری کرنے کے لئے کوئی درخواست ہے تو وقت پر ضرورت پوری نہ ہونے کی وجہ سے اس ضرورتمند کو نقصان ہو جاتا ہے یا تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ بعض عہدیداران اپنی مصروفیت کا بھی عذر پیش کر دیتے ہیں۔ بعض کے پاس کوئی عذر نہیں ہوتا صرف عدم توجہگی ہوتی ہے۔ اگر ان کے اپنے معاملے ہوں یا کسی قریبی کے معاملے ہوں تو ترجیحات مختلف ہوتی ہیں۔

پس حقیقی خدمت کا جذبہ، قربانی کا جذبہ، اپنی امانت کا صحیح حق ادا کرنا تو یہ ہے کہ ایک فکر کے ساتھ دوسرے کے کام آیا جائے اور جب یہ قربانی کا مادہ ہو اور دوسرے کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھ کر کام کیا جائے گا تو جماعت کے افراد کا بھی معیار قربانی بڑھے گا۔ ایک دوسرے کے حق مارنے کی بجائے حق دینے کی طرف توجہ ہوگی۔ ہم غیروں کے سامنے تو یہ کہتے ہیں کہ دنیا میں امن تب قائم ہو سکتا ہے جب ہر سطح پر حق لینے اور حق غصب کرنے کی بجائے حق دینے اور قربانی کا جذبہ پیدا ہو لیکن ہمارے اندر اگر یہ معیار نہیں تو ہم ایک ایسا کام کر رہے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

پھر ایک وصف جو خاص طور پر عہدیداروں کے اندر ہونا چاہئے وہ عاجزی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عبادالرحمٰن کی یہ نشانی بتائی ہے کہ (-) (الفرقان:64) کہ وہ زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔ پس اس کی بھی اعلیٰ مثال ہمارے عہدیداروں میں ہونی چاہئے۔ جتنا بڑا کسی کے پاس عہدہ ہے اتنی ہی زیادہ اسے خدمت کے جذبے سے لوگوں کے ملنے کے لحاظ سے عاجزی دکھانی چاہئے اور یہی بڑا پن ہے۔ لوگ دیکھتے بھی ہیں اور محسوس بھی کرتے ہیں کہ عہدیداروں کے رویے کیا ہیں۔ بعض دفعہ لوگ مجھے لکھ بھی دیتے ہیں کہ فلاں عہدیدار کا رویہ ایسا تھا لیکن آج مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ اس عہدیدار نے مجھے نہ صرف سلام کیا بلکہ میرا حال بھی پوچھا اور بڑی خوش اخلاقی سے پیش آیا اور اس کے رویے کو دیکھ کر خوشی ہوئی اور اس سے اس عہدیدار کا بڑا پن ظاہر ہوا۔

پس اکثریت افراد جماعت کی تو ایسی ہے کہ وہ عہدیداروں کے پیار، نرمی اور شفقت کے سلوک سے ہی خوش ہو کر ہر قربانی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی عہدیدار کے دل میں اپنے عہدے کی وجہ سے کسی بھی قسم کی بڑائی پیدا ہوتی ہے یا تکبر پیدا ہوتا ہے تو اسے یاد رکھنا چاہئے کہ یہ چیز اللہ تعالیٰ سے دور کرتی ہے اور جب خدا تعالیٰ سے انسان دور ہو جاتا ہے تو پھر کام میں برکت نہیں رہتی اور دین کا کام تو ہے ہی خالصۃً خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اور جب خدا تعالیٰ کی رضا ہی نہیں رہی تو پھر ایسا شخص جماعت کے لئے بجائے فائدے کے نقصان کا موجب بن جاتا ہے۔

پس ہمیشہ عہدیداروں کو خاص طور پر اس لحاظ سے اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ ان میں عاجزی ہے یا نہیں۔ اور ہے تو کس حد تک ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا زیادہ کوئی عاجزی اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب استحباب العفو والتواضع حدیث 6487)

پس ہر عہدیدار کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کو اگر اللہ تعالیٰ نے جماعت کی خدمت کا موقع دیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور اس احسان کی شکرگزاری اس میں مزید عاجزی اور انکساری کا پیدا ہونا ہے۔ اگر یہ عاجزی اور انکساری مزید پیدا نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے احسان کا شکر ادا نہیں ہوتا۔

بسا اوقات دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض لوگ عام حالات میں اگر ملیں تو بڑی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔ لوگوں سے بھی صحیح طریق سے مل رہے ہوتے ہیں۔ لیکن جب کسی کا اپنے ماتحت یا عام آدمی سے اختلاف رائے ہو جائے تو فوراً ان کی افسرانہ رگ جاگ جاتی ہے اور بڑے عہدیدار ہونے کا زعم اپنے ماتحت کے ساتھ متکبرانہ رویے کا اظہار کروا دیتا ہے۔ پس عاجزی یہ نہیں کہ جب تک کوئی جی حضوری کر رہا ہے، کسی نے اختلاف نہیں کیا تو اس وقت تک عاجزی کا اظہار ہو۔ یہ بناوٹی عاجزی ہے۔ اصل حقیقت اس وقت کھلتی ہے جب اختلاف رائے ہو یا ماتحت مرضی کے خلاف بات کر دے تو پھر انصاف پر قائم رہتے ہوئے اس رائے کا اچھی طرح جائزہ لے کر فیصلہ کیا جائے۔ پس اس عاجزی کے ساتھ بلند حوصلگی کا بھی اظہار ہوگا اور جب یہ ہوگا تو یہ عاجزی حقیقی عاجزی کہلائے گی۔

ہمیشہ عہدیدار کو اللہ تعالیٰ کا یہ حکم سامنے رکھنا چاہئے کہ (-) (لقمان:19) اور اپنے گال لوگوں کے سامنے غصہ سے مت پھلاؤ۔ (اپنا منہ نہ پھلاؤ غصہ سے) اور زمین میں تکبر سے مت چلو۔

اختلاف رائے کی میں نے بات کی ہے تو اس بارے میں یہ بھی بتا دوں کہ قواعد بیشک امیر جماعت کو یہ اجازت دیتے ہیں کہ بعض دفعہ وہ عاملہ کی رائے کو رد کر کے اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کرے لیکن ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہئے کہ سب کو ساتھ لے کر چلا جائے اور مشورے سے، اکثریت رائے سے ہی فیصلے ہوں اور کام ہوں۔ بعض جگہ امراء اس حق کو ضرورت سے زیادہ استعمال کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس حق کا استعمال انتہائی صورت میں ہونا چاہئے۔ جہاں یہ پتا ہو کہ جماعت کا یہ مفاد ہے تو پھر وہاں عاملہ پہ واضح بھی کر دیا جائے۔ وسیع تر جماعتی مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے یہ ہونا چاہئے۔ اس کے لئے دعا سے اللہ تعالیٰ کی مدد بھی لینی چاہئے۔ صرف اپنی عقل پر بھروسہ نہ کریں۔ واضح ہو کہ یہ حق صدرانِ جماعت کو نہیں۔ جہاں نیشنل صدر ہیں وہاں بھی ان کو نہیں کہ عاملہ کی رائے کو رد کرتے ہوئے اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کریں۔ اپنے اپنے دائرہ کار کو سمجھنے کے لئے عہدیداران کے لئے ضروری ہے کہ قواعد وضوابط کو پڑھیں اور سمجھیں۔ اگر قواعد وضوابط کے مطابق عمل کریں گے تو بعض چھوٹے چھوٹے مسائل جو عاملہ کے اندر یا افراد جماعت کے لئے بے چینی کا باعث بن جاتے ہیں وہ نہیں بنیں گے۔

پھر ایک خصوصیت عہدیداران کی یہ بھی ہونی چاہئے کہ وہ ماتحتوں سے حسن سلوک کریں۔ جماعت کے اکثر کام تو رضاکارانہ ہوتے ہیں۔ افراد جماعت جماعتی کام کے لئے وقت دیتے ہیں۔ اس لئے وقت دیتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔ اس لئے وقت دیتے ہیں کہ ان کو جماعت سے تعلق اور محبت ہے۔ پس عہدیداروں کو بھی اپنے کام کرنے والوں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہئے اور ان سے حسن سلوک سے پیش آنا چاہئے اور یہی اللہ تعالیٰ کا بھی حکم ہے۔

پھر اس حسن سلوک کے ساتھ اپنے نائبین اور ماتحتوں کو کام سکھانے کی بھی کوشش کرنی چاہئے تا کہ جماعتی کام بہتر طور پر چلانے کے لئے ہمیشہ کارکن مہیا ہوتے رہیں۔ اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ جماعت کے کاموں کو اللہ تعالیٰ چلاتا ہے۔ لیکن اگر افسران عہدیداران جن کو کام کا تجربہ ہے کام کرنے والوں کی دوسری لائن تیار کرتے ہیں تو ان کو اس کام کا بھی ثواب مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ ہی مجھے، نہ پہلے خلفاء کو کبھی یہ فکر ہوئی کہ جماعتی کام کیسے چلیں گے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود سے وعدہ ہے۔ وہ انشاءاللہ تعالیٰ کام کرنے والے مخلصین مہیا کرتا رہے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے وقت میں ایک عہدیدار کا خیال تھا کہ میری حکمت عملی اور میری محنت کی وجہ سے مالی نظام بہت عمدہ طور پر چل رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو جب یہ پتا چلا تو آپ نے اس کو ہٹا کر ایک ایسے شخص کو اس کام پر مقرر کر دیا جس کو مال کی الف ب بھی نہیں پتا تھی۔ لیکن کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور خلیفہ وقت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو سلوک ہے اس وجہ سے نئے آنے والے افسر جس کو کچھ بھی نہیں پتا تھا اس کے کام میں اتنی برکت پڑی کہ اس سے پہلے کبھی تصور بھی نہیں تھا۔

پس عہدیداروں کو تو اللہ تعالیٰ موقع دیتا ہے۔ جماعتی کارکنوں کو تو اللہ تعالیٰ موقع دیتا ہے۔ واقفین زندگی کو تو خدا تعالیٰ موقع دیتا ہے کہ وہ جماعت کی اور دین کی خدمت کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے

وارث بنیں ورنہ کام تو خود اللہ تعالیٰ کر رہا ہے اور یہ اس کا وعدہ ہے۔ اس لئے کسی کے دل میں یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ میرا تجربہ اور میرا علم جماعت کے کاموں کو چلا رہا ہے یا میرا تجربہ اور علم جماعت کے کاموں کو چلا سکتا ہے۔ جماعت کے کاموں کو خدا تعالیٰ کا فضل چلا رہا ہے۔ ہماری بہت ساری کمزوریاں، کمیاں ایسی ہیں کہ اگر دنیاوی کام ہو تو ان میں وہ برکت پڑ ہی نہیں سکتی۔ ان کے وہ اچھے نتیجے نکل ہی نہیں سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرماتا ہے اور خود فرشتوں کے ذریعہ سے مدد فرماتا ہے۔

(دعوت الی اللہ) کے مثلاً کام ہیں۔ اس میں ہی ان مغربی ممالک میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہاں پلے بڑھے ایسے نوجوان کارکن مہیا کر دیئے ہیں جنہوں نے اپنے طور پر دینی علم حاصل کیا ہے اور پھر مخالفین احمدیت کا منہ بند کرتے ہیں اور ایسے جواب دیتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے اور پھر بہت سارے ایسے نوجوان ہیں جن کے اس طرح کے جوابوں سے مخالفین کو راہِ فرار کے علاوہ کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ پس عہدیدار خدمت دین کے موقع کو فضل الٰہی سمجھیں، نہ کہ اپنے کسی تجربے یا لیاقت اور قابلیت کی وجہ۔

پھر ایک وصف عہدیداران میں جو ہونا چاہئے وہ بشاشت ہے اور خوش اخلاقی سے پیش آنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) (البقرۃ:84) یعنی اور لوگوں کے ساتھ نرمی سے بات کیا کرو اور ان سے خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔ پس یہ بھی ایک بنیادی خلق ہے جو عہدیداروں میں بہت زیادہ ہونا چاہئے۔ اپنے ماتحتوں سے، اپنے ساتھ کام کرنے والوں سے بھی جب بات چیت کریں اور اسی طرح جب دوسرے لوگوں سے بھی بات کریں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔ بعض دفعہ انتظامی معاملات کی وجہ سے سختی سے بات کرنے کی ضرورت پڑ جاتی ہے لیکن یہ ضرورت انتہائی قدم ہے اور اگر پیار سے کسی کو سمجھایا جائے اور عہدیدار لوگوں کو یہ احساس دلا دیں کہ ہم تمہارے ہمدرد ہیں تو ننانوے فیصد ایسے لوگ ہیں جو سمجھ جاتے ہیں اور جماعت سے اس لئے تعاون کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں کہ جماعت سے ان کو ایک تعلق ہے۔ لیکن بڑی اور اہم شرط یہی ہے کہ لوگوں میں یہ احساس پیدا کیا جائے یا لوگوں کو یہ احساس ہو جائے کہ عہدیدار ہمارے ہمدرد ہیں۔ نرمی سے لوگوں سے بات کریں۔ کسی کی غلطی پر شروع میں ہی اس طرح پکڑ نہ کر لیں کہ دوسرے کو اپنی صفائی کا صحیح طرح موقع ہی نہ ملے۔ ہاں جو عادی ہیں، بار بار کرنے والے ہیں، بات بات پر فتنہ اور فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کے ساتھ سختی بھی کرنی پڑتی ہے لیکن اس کے لئے پوری طرح تحقیق ہونی چاہئے اور پھر ساتھ ہی یہ سختی بھی ذاتی عناد کی شکل اختیار کرنے والی نہیں ہونی چاہئے بلکہ اصلاح کے لئے ہونی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر اپنے مقرر کردہ یمن کے والیوں کو یہ نصیحت فرمائی تھی کہ لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرنا۔ مشکلیں نہ پیدا کرنا اور محبت اور خوشی پھیلانا۔ نفرت کو نہ پنپنے دینا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 638 حدیث 19935 مسند ابو موسیٰ الاشعری مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس یہ ایسی نصیحت ہے جو عہدیداروں اور افراد جماعت کے درمیان بھی تعلقات میں خوبصورتی پیدا کرتی ہے اور پھر اس کے نتیجہ میں آپس میں افراد جماعت میں بھی ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کی روح پیدا ہوتی ہے۔

پس عہدیداروں کی اور خاص طور پر امراء، صدران اور تربیت کے شعبوں اور فیصلہ کرنے والے اداروں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کے طریق سوچیں۔ لیکن یہ بھی خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے اندر رہتے ہوئے یہ طریق اختیار کرنے ہیں۔ دنیاداروں کی طرح نہیں کہ آسانیاں پیدا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے حکموں کو بھول جائیں۔ ہم نے شریعت کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے، خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے ہوئے بندوں کے بھی حق ادا کرنے ہیں اور اپنے عہدوں اور اپنی امانتوں کی بھی حفاظت کرنی ہے۔

پھر جیسا کہ میں نے کہا کہ قواعد وضوابط کی کتاب کو ہر عہدیدار کو دیکھنا چاہئے اور اپنے شعبے کے کاموں کا علم حاصل کرنا چاہئے۔ ہر ایک کو اپنی حدود کا علم ہونا چاہئے۔ بعض دفعہ عہدیداروں کو اپنی حدود کا بھی پتا نہیں ہوتا۔ ایک شعبہ ایک کام کر رہا ہوتا ہے جبکہ قواعد وضوابط میں دوسرے شعبہ میں وہ کام لکھا ہوتا ہے۔ یا بعض دفعہ ایسا باریک فرق کاموں کے بارے میں ہوتا ہے جس پر غور نہ کرتے ہوئے دو شعبے ایک دوسرے کی حد میں داخل ہو رہے ہوتے ہیں۔

گزشتہ دنوں میں میری یہاں یوکے (UK) کی مجلس عاملہ سے بھی میٹنگ تھی وہاں بھی مجھے احساس ہوا کہ اس باریک فرق کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بلاوجہ کی بحث شروع ہو جاتی ہے۔ اگر قواعد کو پڑھیں تو اس طرح وقت ضائع نہ ہو۔ مثلاً (دعوت الی اللہ) کے شعبہ نے (دعوت الی اللہ کی) مہم بھی چلانی ہے اور رابطے بھی کرنے ہیں۔ رابطوں سے ہی (دعوت الی اللہ) آگے پھیلے گی۔ اسی طرح شعبہ امور خارجہ ہے اس نے بھی رابطے کرنے ہیں اور جماعت کا تعارف بھی کروانا ہے۔ دونوں کا دائرہ علیحدہ ہے۔ ایک نے (دعوت الی اللہ کے) مقصد کے لئے کام کرنا ہے۔ دوسرے نے اپنی پبلک ریلیشن (Public Relation) کے لئے یہ کام کرنا ہے۔ تعلقات بڑھانے کے لئے یہ کام کرنا ہے۔ اصل مقصد تو جماعت کا تعارف اور دین کی طرف رہنمائی ہے تاکہ دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف لا کر ہم ان کی دنیا و عاقبت بھی سنوارنے کی کوشش کریں اور دنیا کے امن کی صورتحال کی طرف بھی توجہ دلائی جائے۔ دنیاوی طور پر کوئی کریڈٹ لینا تو ہمارا مقصد نہیں ہے۔ اصل مقصد تو خدا تعالیٰ کو خوش کرنا اور اس کی رضا حاصل کرنا ہے۔ اگر شعبے آپس میں تعاون سے کام کریں تو نتیجہ کئی گنا بہتر نکل سکتا ہے۔

پھر اکثر جگہوں سے اس بات کا بھی اظہار کیا جاتا ہے کہ شعبوں کے بجٹ صحیح طرح مختص نہیں کئے جاتے۔ ہر شعبے کو بجٹ جو شوریٰ میں پاس ہوا ہوتا ہے وہ بجٹ دیا جانا چاہئے اور اس کے خرچ کا متعلقہ سیکرٹری کو اختیار ہونا چاہئے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ سیکرٹری سال کے کام کا منصوبہ عاملہ میں پیش کرے اور اس منظور شدہ منصوبے کے مطابق خرچ ہو اور پھر کام کا جائزہ ہر عاملہ میٹنگ میں لیا جائے اور اگر منظور شدہ منصوبے میں یا کام کے طریق میں کسی تبدیلی کی ضرورت ہو یا بہتری کی گنجائش کی طرف کسی کی توجہ ہو اور دلائی جائے تو اس پر دوبارہ غور کر لیا جائے۔

پھر امراء اور صدران اور جماعتی سیکرٹریان کا یہ بھی بہت اہم کام ہے کہ مرکز سے جو ہدایات جاتی ہیں یا سرکلر جاتے ہیں ان پر فوری اور پوری توجہ سے عملدرآمد کریں اور اپنی جماعتوں کے ذریعہ بھی کروایا جائے۔ بعض جماعتوں کے بارے میں یہ شکایات ملتی ہیں کہ مرکزی ہدایات پر پوری طرح عمل نہیں کیا جاتا۔ اگر کسی ہدایت کے بارے میں کسی خاص ملک یا جماعت کو ملکی حالات کی وجہ سے کچھ تحفظات ہوں تو پھر بھی فوری طور پر مرکز سے رابطہ کر کے حالات کے مطابق اس میں تبدیلی کرنے کی درخواست کرنی چاہئے اور یہ کام امیر جماعت اور صدر کا ہے۔ لیکن یہ کسی طور پر بھی مناسب نہیں کہ اپنی عقل لڑاتے ہوئے اس ہدایت کو ایک طرف رکھ کر دبا دیا جائے اور اس پر عمل نہ کروایا جائے اور نہ ہی مرکز کو اطلاع کی جائے۔ کسی بھی امیر یا صدر جماعت کی جو یہ حرکت ہے یہ مرکز گریز رویہ سمجھی جائے گی اور اس بارہ میں پھر مرکز کارروائی بھی کر سکتا ہے۔

موصیان کے بارہ میں بھی مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پہلی بات تو موصیان کو یہ یاد رکھنی چاہئے کہ اپنے چندے کی باقاعدہ ادائیگی اور اس کا حساب رکھنا ہر موصی کی اپنی ذمہ داری ہے۔ لیکن مرکزی دفتر اور متعلقہ سیکرٹریان کا بھی کام ہے کہ ہر موصی کا حساب مکمل رکھیں اور جب ضرورت ہو انہیں یاددہانی بھی کروائیں کہ ان کے چندے کی کیا صورتحال ہے؟ ملکی جماعت کا کام ہے کہ مقامی جماعتوں کے سیکرٹریان کو فعال کریں اور ہر موصی ان کے رابطے میں ہو۔ بعض دفعہ دیکھنے میں آتا ہے کہ کسی معاملے میں کسی شخص کے بارے میں رپورٹ منگوائی جاتی ہے اور وہ شخص موصی ہوتا ہے۔ رپورٹ میں ذکر کر دیا جاتا ہے کہ اس نے اتنے عرصے سے وصیت کا چندہ نہیں دیا۔ جب پوچھا جائے کہ وصیت کا چندہ نہیں دیا تو وصیت کس طرح قائم ہے؟ تو پھر تحقیق کرنے پر پتا چلتا ہے کہ موصی کا قصور نہیں تھا۔ اس نے تو چندہ دیا تھا۔ لیکن ریکارڈ رکھنے والوں نے، دفتر نے صحیح ریکارڈ نہیں رکھا۔ ایک تو ایسی رپورٹ

بلاوجہ موصی کو پریشان کرنے کا موجب بنتی ہے۔ دوسرے جماعتی نظام کی کمزوری کا بھی برا اثر پڑتا ہے۔ اب تو ٹھوس حسابات کا انتظام ہو چکا ہے۔ بڑا systematic طریقہ ہے۔ کمپیوٹر ہیں، سب کچھ ہیں۔ ایسی غلطی ہونی نہیں چاہئے۔ ہر ملک کے سیکرٹریان وصایا اور سیکرٹریان مال اپنے ملک کی ہر جماعت کے متعلقہ سیکرٹریان کو فعال کریں اور امرائے جماعت کا بھی یہ کام ہے کہ اس کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہا کریں۔ صرف چندہ جمع کرنا اور اس کی رپورٹ کرنا ان کا کام نہیں ہے بلکہ اس نظام کو قابل اعتماد بنانا اور مرکز اور مقامی جماعتی نظام میں مضبوط ربط پیدا کرنا بھی امراء کا کام ہے۔

اسی طرح ایک بات (مربیان) اور مربیان کے حوالے سے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ بعض جگہ مربیان (-) کی باقاعدہ ہر ماہ میٹنگز نہیں ہوتیں۔ (مربی) انچارج اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ یہ میٹنگز باقاعدہ ہوں۔ جماعتی تربیتی اور (دعوت الی اللہ کے) کاموں کا بھی جائزہ ہو۔ جو بہتر کام کسی نے کیا ہے اس کے بارہ میں تبادلہ خیال ہو اور کسی کی طرف سے اس بہتر کام کا جو طریقہ کار اپنایا گیا تھا اُس سے دوسرے بھی فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اسی طرح جو جماعتی سیکرٹریان جماعتوں کو ہدایت دیتے ہیں یا مرکز کی ہدایت پر جماعتوں کو ہدایت بھجوائی جاتی ہے اس بارے میں بھی رپورٹ دیں۔ مربیان یہ بھی دیکھا کریں کہ ہر جماعت میں اس سلسلے میں کتنا کام ہوا ہے اور جہاں سیکرٹریان فعال نہیں ہیں۔ خاص طور پر (دعوت الی اللہ) اور تربیت اور مالی قربانی کے معاملے میں وہاں مربیان اور (-) انہیں توجہ دلائیں۔

اللہ تعالیٰ تمام عہدیداروں کو توفیق دے کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے جو آئندہ تین سال کے لئے خدمت کا موقع دیا ہے اس میں وہ زیادہ سے زیادہ کام اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ سرانجام دے سکیں اور اپنے ہر قول و فعل سے جماعت میں نمونہ بننے والے ہوں۔

نماز کے بعد میں ایک جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ یہ غائب جنازہ ہے جو محترمہ صاحبزادی طاہرہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کا ہے۔ 13 جولائی 2016ء کو شام چھ بجے ان کی وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ (-)۔ آپ حضرت نواب عبداللہ خان صاحب اور نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے ہاں پیدا ہوئیں۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی پوتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی بہو تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ 95 سال آپ نے عمر پائی۔ قادیان میں ابتدائی تعلیم میٹرک تک حاصل کی۔ حضرت اماں جان نے انہیں اپنی بیٹی بنایا ہوا تھا اور ان کے ساتھ بڑا خاص محبت اور شفقت کا سلوک تھا۔ جہلم میں مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے ساتھ رہیں۔ جہاں ان کی (مرزا منیر احمد صاحب کی) چپ بورڈ فیکٹری تھی جو چند ماہ پہلے جلائی گئی تھی۔ وہاں یہ صدر لجنہ کی خدمات بھی بجالاتی رہیں۔ پھر 1974ء کے جو فساد ہوئے تو جہلم کی جماعت کا بہت بڑا حصہ یہاں چپ بورڈ فیکٹری میں جمع ہو گیا تھا اور ان دنوں میں وہاں پر مرحومہ نے افراد جماعت کی بڑے اچھے رنگ میں مہمان نوازی بھی کی۔ آپ کی ایک صاحبزادی ہیں امۃ الحبیب بیگم جو مکرم مرزا انس احمد صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بیٹے ہیں ان کی بیوی ہیں۔ اور ایک بیٹے مرزا نصیر احمد صاحب ہیں۔ یہ جہلم کے امیر جماعت رہے ہیں۔ ابھی تک تھے لیکن جب ان کی فیکٹری گئی تو وہاں سے جہلم چھوڑنا پڑا۔ اسی طرح مرزا سفیر احمد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے داماد ہیں یہ بھی ان کے بیٹے ہیں۔ مرحومہ بہت خوش اخلاق، ہنس مکھ اور ملنسار تھیں۔ صابر اور شاکر، دعاگو، تہجد گزار، عبادت میں شغف رکھنے والی خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ بھی بڑا گہرا تعلق تھا۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ مہمان نوازی بھی ان کا وصف تھا۔ یہ نظام جماعت اور سلسلہ کی بہت غیرت رکھنے والی خاتون تھیں۔ نظام خلافت کے خلاف کوئی بھی بات برداشت نہیں تھی۔ اگر کوئی نظام کے خلاف، خلافت کے خلاف بات کرتا تو فوراً روک دیتیں۔ حضرت اماں جان نے جیسا کہ میں نے کہا ان کو بیٹی بنایا ہوا تھا۔ حضرت اماں جان نے اپنا ذاتی بہت سارا جہیز کا سامان ان کو دے دیا تھا جس پہ حضرت اماں جان کا نام بھی لکھا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور خلافت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔

کیف (Kiev)۔ یوکرائن کا دارالحکومت

یہ یوکرائن کا ثقافتی، تجارتی اور صنعتی شہر ہے۔

یوکرائنی زبان میں کیو (kiyiv یا kiyev) کہلاتا ہے۔ اس کا رقبہ 156 مربع کلومیٹر ہے اور آبادی 29 لاکھ نفوس کے لگ بھگ ہے۔ دریائے ڈینپر (dnepr) پر آباد ہونے کی وجہ سے اس کی آبادی میں جلد اضافہ ہو گیا۔ اسے روسی شہروں کی ماں ہونے کا اعزاز بھی دیا گیا۔

اس شہر کی بنیاد چھٹی، ساتویں صدی میں رکھی گئی تھی۔ یہ قرون وسطی کا روسی دارالحکومت بھی رہا اور 1934ء میں یوکرائن کا دارالحکومت قرار پایا۔ یہ ایک بندرگاہی شہر ہے اور اس بناء پر یہ تجارت کا اہم مرکز بھی ہے۔

تاریخی روایات کے مطابق اسے تین اساطیری بھائیوں (mythological brothers) نے اپنی الگ الگ بستیوں کی صورت میں آباد کیا۔ یہ بستیاں تین پہاڑوں پر قائم کی گئیں جنہیں ایک ندی نے باہم جدا کر رکھا تھا اور جن کا نام ان کی ایک بہن لیبڈ (lybed) کے نام پر رکھا گیا تھا۔

988ء میں کیف میں عیسائیت کا دور دورہ ہو گیا۔ اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک ہزار سال سے بھی زیادہ عرصہ پہلے یہاں چار سو سے زائد گرجا گھر قائم تھے۔

1240ء میں چنگیز خاں کے پوتے نے اس شہر کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ 1362ء میں یہ لتھوانیا کے اور 1569ء میں پولینڈ کے قبضے میں چلا گیا۔ غیر ملکی حکمرانوں کے بار بار قبضے کی وجہ سے یہ شہر ترقی کی منازل طے نہ کرسکا اور اس کے باشندے کسمپرسی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو گئے۔ یہ شہر 1793ء میں کیتھرائن اعظم کی عملداری میں آ گیا۔ 1905ء کے مظاہروں اور ہڑتالوں نے اس شہر کے مکینوں کا جینا حرام کردیا۔ 1917ء تا 1920ء یہاں خانہ جنگی ہوتی رہی۔ پھر بار بار متحارب گروہوں کا قبضہ ہوا۔ دوسری جنگ عظیم میں یہ شہر جرمنوں کے ہاتھوں بری طرح تباہ و برباد ہوا جنہوں نے آبادی کے کثیر حصے کو قتل کر ڈالا۔ ایک اندازے کے بعد 30 ہزار یہودیوں کا قتل عام کیا گیا۔ انہوں نے 1943ء میں اسے آزاد کردیا۔

جرمنوں کے خلاف جوانمردی اور جرأت اور بہادری کا مظاہرہ کرنے پر اس شہر کو نہ صرف آرڈر آف لینن دیا گیا بلکہ اسے ہیرو سٹی بھی قرار دیا گیا۔ 1991ء میں اس کی پارلیمنٹ نے سوویت یونین کی دوسری ریاستوں کی آزاد ہونے کا فیصلہ کیا تو یہ شہر بھی روسی تسلط سے آزاد ہو گیا اور 1991ء میں یوکرائن آزاد مملکت کا دارالحکومت بنا۔

قابل دید مقامات

اگرچہ یہاں بہت سے قابل دید مقامات تھے جو جنگوں کی نذر ہو چکے ہیں تاہم جو موجود ہیں ان میں پوڈول (podol) (خریداری کا جدید ترین مرکز)، گولڈن گیٹ کے آثار، سینٹ صوفیہ کا گرجا، سینٹ اینڈریو کا مقبرہ شامل ہیں۔ 1936ء کا تعمیر کردہ محل بھی عوام اور سیاحوں کی دلچسپی کا مرکز ہے۔

مواصلاتی نظام

کیف میں جدید طرز کا ریلوے سٹیشن بھی ہے جہاں سے آپ یوکرائن کے کسی بھی شہر کا سفر کرسکتے ہیں۔ شہر کے قریب ہوائی اڈہ بھی ہے

تعلیمی نظام

شہر میں ہر قسم کے تعلیمی ادارے موجود ہیں جہاں روایتی تعلیم کے ساتھ جدید تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ کیف یونیورسٹی کا قیام 1834ء میں عمل میں آیا۔ یہاں خواندگی کا تناسب 99 فیصد ہے۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

یوکرائن اور اس کا ماحول

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 123973 میں سارہ صباحت

بنت منیر احمد قوم جٹ پیشہ طالبعلم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی ضلع و ملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 30 ستمبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) جیولری 3ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔سارہ صباحت گواہ شدنمبر1۔منیر احمد ولد بشیر احمد گواہ شدنمبر2۔ڈاکٹر عبدالہادی ولد چوہدری عبدالرشید انور

مسل نمبر 123974 میں نورالصباء

بنت ظہور احمد کیانی قوم...... پیشہ طالب علم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی ضلع و ملک کراچی، پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 30 ستمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) جیولری 15 گرام 60ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔نورالصباء گواہ شدنمبر1۔ ذیشان ریاض ولد ریاض احمد گواہ شدنمبر2۔عمران احمد کیانی ولدشہید ظہور احمد کیانی

مسل نمبر 123975 میں نورالعین

بنت شہید ظہور احمد کیانی قوم...... پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی ضلع و ملک کراچی، پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 30 ستمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) جیولری 7 گرام 30ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔نورالعین گواہ شدنمبر1۔ ذیشان ریاض ولد ریاض احمد گواہ شدنمبر2۔عمران احمد کیانی ولدشہید ظہور احمد کیانی

مسل نمبر 123976 میں محمودہ بیگم

زوجہ عبدالجبار مرحوم قوم جٹ پیشہ پنشنر عمر59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع و ملک کراچی، پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 24 جولائی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) جیولری 1 تولہ 43 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 5200 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔محمودہ بیگم گواہ شدنمبر1۔شاہد محمود ولد عبدالجبار مرحوم گواہ شدنمبر2۔نوراحمد شمس ولد چوہدری عزیز احمد مرحوم

مسل نمبر 123977 میں حسیب احمد خان مبین

ولد مجیب احمد خان قوم...... پیشہ طالبعلم عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع و ملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 6 دسمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔حسیب احمد خان مبین گواہ شدنمبر1۔ مجیب احمد خان ولد مقصود احمد خان گواہ شدنمبر2۔شیخ شفاعت احمد ناصر ولد شیخ بشارت احمد ضیاء

مسل نمبر 123978 میں فہمیدہ مجید

زوجہ عبدالمجید قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نوری آباد ضلع و ملک حیدرآباد، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5فروری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) جیولری6 تولہ 2لاکھ 80 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔فہمیدہ مجید گواہ شدنمبر1۔عبدالقدوس ولد عبدالغفور گواہ شدنمبر2۔قائد احمد ولد سردار محمد

مسل نمبر 123979 میں مقصود احمد خان

ولد منظور احمد خان قوم...... پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد ضلع و ملک اسلام آباد پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 29 نومبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔نقدرقم 20لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ92ہزار روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔مقصود احمد خان گواہ شدنمبر1۔ عبدالمنان فیاض ولد حکیم محمد رمضان گواہ شدنمبر2۔نصراللہ ہشام ولد چوہدری ظفر احمد

مسل نمبر 123980 میں محمد عثمان

ولد مقصود احمد خان قوم...... پیشہ طالبعلم عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد ضلع و ملک اسلام آباد پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 2فروری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 2ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔محمد عثمان گواہ شدنمبر1۔اعظم ممتاز ولد ممتاز احمد گواہ شدنمبر2 ۔عبدالمنان فیاض ولد حکیم محمد رمضان

مسل نمبر 123981 میں انیلہ اکرم

بنت محمد اکرم طاہر قوم ملک پیشہ طالبعلم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی احد ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 6نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔انیلہ اکرم گواہ شدنمبر1۔شریف احمد علوی ولد غلام نبی گواہ شدنمبر2۔محمد اکرم طاہر ولد غلام دین

مسل نمبر 123982 میں عتیق الرحمٰن

ولد شبیر احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 12/20 دارالعلوم جنوبی احد ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 18 فروری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ عتیق الرحمٰن گواہ شدنمبر1۔شریف احمد علوی ولد غلام نبی گواہ شدنمبر2۔شبیر احمد ولد خلیل احمد

مسل نمبر 123983 میں باسط کوثر

بنت محمد رفیق قوم راجپوت بھٹی پیشہ تدریس عمر30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنڈی بیگووال ضلع و ملک اسلام آباد پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 4فروری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3ہزار روپے ماہوار بصورت ٹیچنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔باسط کوثر گواہ شدنمبر1۔ واجد رفیق ولد محمد رفیق گواہ شدنمبر2۔ ماجد رفیق ولد محمد رفیق

مسل نمبر 123984 میں نازش عزیز

بنت عبدالعزیز قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنڈی بیگووال ضلع و ملک اسلام آباد پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 5فروری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامۃ ۔نازش عزیز گواہ شدنمبر1۔ ماجد رفیق ولد محمد رفیق گواہ شدنمبر2۔واجد رفیق ولد محمد رفیق

مسل نمبر 123985 میں مقصود احمد

ولد ولی محمد قوم آرائیں پیشہ ہنرمند مزدوری عمر64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاروق آباد ضلع و ملک شیخوپورہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) مکان 10مرلہ 15لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 8ہزار روپے ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔مقصود احمد گواہ شدنمبر1۔ خالد محمود ولد غلام علی گواہ شدنمبر2۔ ماجد مقصود ولد مقصود احمد

مسل نمبر 123986 میں طلحہ عمر

ولد محمد محمود عمر قوم گل پیشہ طالب علم عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فاروق آباد ضلع و ملک شیخوپورہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 10 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔طلحہ عمر گواہ شدنمبر1۔سلطان محمود گواہ شدنمبر2۔سمیع اللہ ولد محمد انور

دنیائے کرکٹ کے چند خوبصورت میدان

ایچ پی سی اے سٹیڈیم دھرم شالہ۔انڈیا

کوہ ہمالیہ کے دامن میں سطح سمندر سے چار ہزار فٹ سے زیادہ کی بلندی پر واقع دھرم شالہ بھارتی ریاست ہماچل پردیش کا حصہ ہے اور ایک پُرفضا مقام کی حیثیت سے اس شہر کو ملکی سیاحت میں ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔ اس سٹیڈیم کے پس منظر میں واقع ہمالیہ کے خوبصورت پہاڑ دلکش نظارہ پیش کرتے ہیں۔

کوئنز ٹاؤن ایونٹس سینٹر، نیوزی لینڈ

پہاڑ کے دامن میں سرسبز وشاداب میدانوں جھیل اور ایک ہوائی اڈے سے ملحقہ کوئنز ٹاؤن، نیوزی لینڈ کا یہ میدان بلا شبہ دنیائے کرکٹ کا خوبصورت ترین میدان کہلانے کے قابل ہے۔ اکثر بارش ہونے کی وجہ سے یہ علاقہ کھیل کیلئے اتنا سازگار تصور نہیں کیا جاتا۔

نیولینڈز، کیپ ٹاؤن۔جنوبی افریقہ

جنوبی افریقہ کا ساحلی شہر اس لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے کہ مغرب نے ہندوستان آمد کا ایک نیا راستہ یہیں سے دریافت کیا، آج اسی مقام پر کیپ ٹاؤن کا خوبصورت شہر واقع ہے۔ اس کا میدان نیولینڈز دنیا کے کئی کھلاڑیوں، تجزیہ کاروں اور سب سے بڑھ کر جنوبی افریقہ سے تعلق رکھنے والے کھلاڑیوں کی نظر میں دنیا کا خوبصورت ترین میدان ہے۔ پس منظر میں ٹیبل ماؤنٹین کا خوبصورت نظارہ اور گھاس کے وسیع قطعے، کم ازکم بیرون ملک سے آنے والے تماشائیوں کی نظریں تو مقابلے کی بجائے اردگرد کے فطری مناظر پر ہی زیادہ ٹھہرتی ہوں گی۔ اس میدان پر پہلا ٹیسٹ مارچ 1889ء میں جنوبی افریقہ اور انگلستان کے درمیان کھیلا گیا تھا۔

گال، سری لنکا

دو اطراف سے ٹھاٹھیں مارتا بحر ہند اور ایک جانب ولندیزیوں کا تعمیر کیا گیا 16ویں صدی کا خوبصورت قلعہ، گال انٹرنیشنل سٹیڈیم بھی دنیا کے خوبصورت ترین میدانوں میں سے ایک کہلانے کا حقدار ہے۔ 2004ء میں بحر ہند کے سونامی کے باعث مکمل طور پر تباہ ہو جانے کے بعد انگلستان کے این بوتھم اور آسٹریلیا کے شین وارن کی سنجیدہ کوششوں کے باعث یہ میدان ایک مرتبہ پھر مکمل ہوا اور 2008ء میں اس نے انگلستان کی میزبانی کر کے ایک مرتبہ پھر بین الاقوامی قومی دھارے میں قدم رکھا۔

پالی کیلے، سری لنکا

سری لنکا کے مشہور سیاحتی مقام کانڈی کا نیا سٹیڈیم، جسے عالمی کپ 2011ء کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ شہر سے نصف گھنٹے کے فاصلے پر چائے کے باغات کے درمیان واقع اس خوبصورت میدان کا افتتاح اگست 2010ء میں سری لنکا اور انگلستان کے درمیان ٹیسٹ مقابلے سے کیا گیا جس کے بعد اس نے عالمی کپ 2011ء میں پاکستان نیوزی لینڈ مقابلے کی میزبانی کی۔

ارنوس ویل، ویسٹ انڈیز

کنگز ٹاؤن، سینٹ، ونسنٹ میں واقع ویسٹ انڈیز کے خوبصورت ترین میدانوں میں سے ایک ہوائی اڈے اور بحیرہ کیریبین کے درمیان واقع یہ میدان خوبصورت قدرتی نظاروں کے باعث مشہور ہے۔

بوسیجو رویسٹ انڈیز

ویسٹ انڈیز کے مشہور ترین سیاحتی مقامات میں سے ایک سینٹ لوشیا میں دلفریب مناظر پیش کرتا یہ میدان 2002ء میں مکمل ہوا۔ یہ ویسٹ انڈیز کا پہلا میدان بھی ہے جس نے برقی قمقموں کی روشنی میں کسی مقابلے کی میزبانی کی۔ 15 ہزار تماشائیوں کی گنجائش کے علاوہ اس میدان میں جدید سہولیات بھی موجود ہیں۔

ونڈسر پارک، ویسٹ انڈیز

روسیو، ڈومینیکا میں واقع ویسٹ انڈیز کا ایک اور خوبصورت میدان، جو شہر کے وسط میں واقع ہے۔ درحقیقت عالمی کپ 2007ء کے لئے تیار کیا جانا تھا۔

لیکن بروقت تکمیل نہ ہونے کے باعث عالمی کپ کے مقابلوں کی میزبانی نہ کرسکا اور 2009ء میں پہلی بار کسی بین الاقوامی مقابلے کے لئے استعمال کیا گیا۔

بیسن ریزرو، نیوزی لینڈ

فہرست میں شامل نیوزی لینڈ کا ایک اور میدان، ویلنگٹن کا بیسن ریزرو۔ کوہ وکٹوریہ ماؤنٹ کک کے درمیان واقع یہ میدان تاریخی اہمیت کا بھی حامل ہے، یہ نیوزی لینڈ کا واحد کھیل کا میدان ہے جسے قومی ورثہ قرار دیا گیا ہے۔ میدان پر پہلا ٹیسٹ جنوری 1930ء میں کھیلا گیا تھا۔ جبکہ یہاں عالمی کپ 1992ء کے چند مقابلے کھیلے گئے تھے۔

(روزنامہ دنیا 19 مئی 2016ء)

شکریہ احباب

مکرم لقمان احمد بٹ صاحب فارمیسی فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ ارشاد اختر بٹ صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر منصور احمد بٹ صاحب سابق صدر محلّہ دارالنصر وسطی ربوہ مورخہ 7/اگست 2016ء کو وفات پا گئیں۔ بیماری کے دوران احباب رشتے داروں نے ہسپتال جا کر تیمارداری کی اور وفات کے موقع پر بھی ملک اور بیرون ملک افراد نے ذریعہ ٹیلی فون یا خود آ کر تعزیت کی۔ نیز نماز جنازہ میں شرکت کی اور ہمارے دل کو ڈھارس بندھائی۔ خاکسار ان سب احباب جماعت کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین اجر دے نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی والدہ کے نیک اعمال سرانجام دینے کی توفیق دے اور ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم صدیق احمد صاحب کارکن خلافت لائبریری ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی نواسی ہبہ آکاش واقفہ نو بعمر 4 سال کے ٹانسلز کا آپریشن مورخہ 14 ستمبر کو جرمنی میں متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپریشن کامیاب فرمائے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 23/اگست

طلوع فجر	4:11
طلوع آفتاب	5:36
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	6:46
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	37 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	28 سنٹی گریڈ

موسم ابر آلود رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

23۔اگست 2016ء

5:50 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ یوکے سے افتتاحی خطاب
9:20 am	لقاء مع العرب
12:35 pm	بستان وقف نو یو ایس اے
2:00 pm	سوال وجواب 12 جنوری 1996ء
11:00 pm	بستان وقف نو یو ایس اے

الحمید جدید ہومیو سٹور
معیاری جرمن فرانس ادویات دیگر سامان ہومیوپیتھی
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
سراج مارکیٹ ربوہ فون: 047-6211510
0344-7801578

مبشر شال اینڈ ہوزری
انڈین شال، امپورٹڈ جرسی، سویٹر،
لنگی، لاچہ، رومال اور تولیا
نیز ہوزری کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
دوکان نمبر P-228 چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
041-2627489, 0307-6000388

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411

خوشخبری
جنرل آؤٹ ڈور کا آغاز
ڈاکٹر مبارک احمد شریف ایم بی بی ایس پنجاب ایم اے سی پی (امریکہ)
بلڈ پریشر، بلڈ شوگر، یرقان، جوڑوں کا درد، پٹھوں کا درد
دائمی نزلہ وزکام، بچوں کی بیماریوں کے مشورہ کیلئے
اوقات: صبح 10 بجے تا 1:00 بجے دوپہر
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ: 0476213944

FR-10

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

النور گارمنٹس
آپ لوگوں کے بھرپور اعتماد کا شکریہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
مردانہ، بچگانہ، پینٹ شرٹ، شلوار قمیض، سکول یونیفارم
عمدہ ورائٹی مناسب دام

النور لیدر ہاؤس
ہینڈ کیری، اٹیچی بیگ، سکول بیگ، اور لیڈیز پرس
کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ: 0321-7706542

Study in Europe
Sweden → Without IELTS.
Poland → Annual Tuition fee is only € 2500 To 3500
Holland → Visa is the responsibility of the University.
Education Concern ®
67-C, Faisal Town, Lahore,
Tel +92-42-35177124,331-4482511
+92-302-8411770 (Also on Viber)
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon
Student Can Join our IELTS / iTEP classes